بڑے ہی بلند اوصاف کے حامل انسان تھے وہ تصنع و بناوٹ سے قطعاً مبرا تھے۔ عرصہ دراز تک مدرسہ عالیہ فتحپوری دہلی میں شیخ الحدیث کی حیثیت سے خدمتِ دین میں منہمک و مشغول رہے۔ عربی و فارسی کے جید عالموں میں ان کا شمار تھا۔ حضرت مفکرِ ملت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کے ہمراہ ہی ۱۹۶۷ء میں انہیں فارسی زبان کے عالم کی حیثیت سے صدرِ جمہوریہ ہند ڈاکٹر ذاکر حسین صاحب کے ہاتھوں پدم شری ایوارڈ عطا کیا گیا۔ مفتی صاحب مرحوم کو عربی اسکالر ایوارڈ دیا گیا تھا

قاضی صاحب حضرت مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ کے شاگرد خاص بھی تھے اور ساتھی بھی۔ اکثر علمی اور قومی معاملات میں وہ حضرت مفتی صاحبؒ سے مشورہ فرماتے اور ان کے مشورے و رائے ہی کو فضیلت و اہمیت دیتے تھے۔

۱۹۵۸ء میں حضرت قبلہ مفتی صاحبؒ نے راقم (عمید الرحمٰن عثمانی) کو حضرت قاضی سجاد حسینؒ کی شاگردی میں سونپ دیا۔ راقم نے قاضی صاحب سے فارسی کی کئی کتابیں پڑھیں۔ اور ان کی صحبت و شاگردی میں رہ کر کافی کچھ فیض و استفادہ حاصل کیا۔

قاضی صاحب ہمارے سب کے لئے قابل احترام بزرگ تھے۔ حضرت قبلہ ابا جان مفتی عتیق الرحمٰن عثمانیؒ سے ان کو جو لگاؤ تھا وہ بھی قابل ذکر ہے۔ ہر جمعہ کو بعد نماز مغرب حکیم عبدالحمید صاحب (مالک ہمدرد دواخانہ دہلی) مجاہدِ ملت حضرت مولانا حفظ الرحمٰنؒ مولوی احمد اکبرآبادی، حکیم اقبال احمد ہمدم دواخانہ والے اور قاضی سجاد حسین صاحبؒ پابندی سے ادارہ ندوۃ المصنفین میں آتے،

اور کھانا سب ساتھ ہی تناول کرتے، ہر جمعہ ہم سب کے لئے عید سے کم نہ ہوتا۔ والدہ مرحومہ ہر جمعہ کو طرح طرح کے عمدہ کھانے خود اپنے ہاتھوں سے تیار کرکے مسرت وانبساط حاصل کرتیں۔ دراصل مفتی صاحبؒ، مجاہد ملت مولانا حفظ الرحمٰن، قاضی سجاد حسین، حکیم عبدالحمید، مولوی سعید احمد اکبرآبادی، یہ سب ایک ہی نشست کے تھے۔ آموں کے موسم میں سب ساتھ مل کر راقم اور راقم کے برادر خورد نجیب الرحمٰن عثمانی کو ہمراہ لے کر مولوی مرغوب الرحمٰن صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند کے یہاں پہنچتے اور آموں کی لذت سے محظوظ ہوتے، کبھی کرتپور میں قاضی سجاد حسین صاحب کے برادر قاضی جواد حسین اور ایک دوسرے عزیز حافظ شفاعت علی صاحب کے یہاں مہمان ہوتے اور ان کی آموں کی میزبانی سے سرور و لطف حاصل کرتے۔ اب یہ سب داستانِ ماضی ہوکر رہ گئی ہے۔

قاضی سجاد حسین صاحب کے انتقال سے ہمیں بڑا گہرا صدمہ ہوا ہے وہ بڑے ہی نیک انسان تھے، سنجیدہ و متین عالم تھے۔ ان کا اپنا الگ مقام تھا۔ ۱۹۴۷ء کے بعد فارسی کلاسیکی زبانوں پر انہوں نے جو کام کیے ہیں اور پندنامہ، گلستان اور دیوان حافظ کی اشاعت و ترجمہ کے علاوہ آٹھ جلدوں میں مثنوی مولانا روم کا ترجمہ جیسے ان کے کارنامے یادگار رہیں۔ آنے والی نسلیں اس سے دیر تک استفادہ حاصل کرتی رہیں گی۔

اللہ تعالیٰ قاضی سجاد حسین صاحب کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور ہم سب کو اور ان کے عزیزان ولواحقین کو صبرِ جمیل عطا کرے۔ آمین!

❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖ ❖